مخصوص ایام میں تفسیر کی کتابوں کو چھونے کا حکم

ریفرنس نمبر: Sar 7627

تاریخ: 08-12-2021

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ طالبات مخصوص ایام میں تفسیرِ صراط الجنان کو چُھو کر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اولاً یہ بات ذہن میں رہے کہ کتبِ تفاسیر دو طرح کی ہوتی ہیں۔ بعض تفاسیر مختصر ہوتی ہیں، جن میں تفسیر کی مقدار کم اور قرآن پاک کی مقدار غالب ہوتی ہے اور ان پر قرآن مجید کا اطلاق ہوتا ہے، یعنی انہیں تفسیر نہیں کہا جاتا، بلکہ حاشیے والا قرآن ہی کہا جاتا ہے، جیسے خزائن العرفان، نور العرفان وغیرہ، ایسی تفاسیر کو ناپاکی کی حالت میں بلا حائل چھونا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے اور بعض تفاسیر مفصل ہیں، جن میں تفسیر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور انہیں قرآن مجید نہیں کہا جاتا، بلکہ تفسیر کی کتاب یا کتابیں کہا جاتا ہے، جیسے تفسیر کبیر، تفسیر صراط الجنان وغیرہ، ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ ان کو ناپاکی کی حالت میں بلا حائل چھو کر پڑھنا مکروہ یعنی ناپسندیدہ عمل ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کے ذریعے چھوا جائے، تو بلا کراہت جائز ہے، اگرچہ وہ کپڑا اپنے تابع ہی ہو۔

اس تمہید کو سمجھنے کے بعد پوچھی گئی صورت کا جواب یہ ہے کہ طالبات کو مخصوص ایام میں تفسیر صراط الجنان کو بلا حائل چھو کر پڑھنا مکروہ یعنی ناپسندیدہ عمل ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کسی چیز سے چھو کر پڑھیں، تو مکروہ بھی نہیں، اگرچہ وہ کپڑا وغیرہ اپنے تابع ہی ہو، مثلاً جو لباس پہنا ہوا تھا اُسی کی آستین یا گلے میں موجود چادر کے کسی کونے یا پہنے ہوئے دستانوں سے چھو لیا، تو حرج نہیں، یاد رہے! تفسیر پڑھتے ہوئے آیت یا اس کے ترجمے کو پڑھنا اور جس مقام پر آیت یا اس کا ترجمہ لکھا ہو، اُس جگہ یا عین اس کی پشت کو چھونا، دونوں جائز نہیں۔

مختصر تفسیر جس میں قرآن زیادہ ہو، اس کو چھونا مکروہ تحریمی و گناہ ہے، جیسا کہ در مختار و رد المحتار میں ہے: "وفی الاشباہ ... وقد جوز أصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث ولم یفصلوا بین کون الأکثر تفسیرا أو

قرآناولوقیل به (بأن یقال إن کان التفسیر أکثر لا یکرہ وإن کان القرآن أکثر یکرہ) اعتبارا للغالب لکان حسنا (وبه یحصل التوفیق بین القولین) ملتقطا" ترجمہ: اشباہ میں ہے کہ ہمارے علماء نے بے وضو شخص کا کتبِ تفاسیر کو چھونا، جائز قرار دیا ہے اور اس میں تفسیر یا قرآن کے زیادہ ہونے کی تفصیل بیان نہیں کی، البتہ اگر اس تفصیل کے ساتھ قول کیا جائے، تو بہت اچھا ہے، یعنی یوں کہا جائے کہ اگر تفسیر زیادہ ہے، تو مکروہ (تحریمی) نہیں اور اگر قرآن زیادہ ہے، تو پھر مکروہ (تحریمی) ہے، غالب کا اعتبار کرتے ہوئے۔ (علامہ شامی رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں) اور اس تفصیل سے دونوں اقوال میں تطبیق پیدا ہو جاتی ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ353، مطبوعہ کوئٹہ)

اور سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "محدث کو مصحف چھونا مطلقاً حرام ہے، خواہ اُس میں صرف نظمِ قرآنِ عظیم مکتوب ہو یا اُس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر و رسم خط وغیرہا بھی کہ ان کے لکھنے سے نامِ مصحف زائل نہ ہو گا، آخر اُسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا، ترجمہ یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا۔ یہ زوائد قرآن عظیم کے توابع ہیں اور مصحف شریف سے جُدا نہیں ولہذا حاشیہ مصحف کی بیاض سادہ کو چھُونا بھی ناجائز ہوا، بلکہ پٹھوں کو بھی، بلکہ چولی پر سے بھی، بلکہ ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے، اگرچہ قرآن مجید سے جُدا لکھا ہو۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد1، صفحہ1074، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اور مفصّل تفسیر کو بلا حائل چھونا مکروہ یعنی ناپسندیدہ ہے، جیسا کہ فتح القدیر، بحر الرائق، رد المحتار و دیگر کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للآخر: "یکرہ مس کتب التفسیر والفقه والسنن لأنها لا تخلو عن آیات القرآن" ترجمہ: (جنبی، حیض و نفاس والی کو) فقہ و تفسیر و حدیث کی کتب (بلا حائل) چھونا مکروہِ تنزیہی ہے، کیونکہ یہ آیاتِ قرآنیہ سے خالی نہیں ہوتیں۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ353، مطبوعہ کوئٹہ)

اور تفسیرِ مفصل کو اپنے تابع کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ بھی چھونا، جائز ہے، اس کے متعلق ہدایہ اور اس کی شرح بنایہ میں ہے: "(کتب الشریعة لأهلها حیث یرخص فی مسها بالکم لأن فیه ضرورة) وهذا قول عامة المشایخ وفی "الذخیرة" ویکرہ لهم مس کتب الفقه والتفسیر والسنن لأنها لا تخلو عن آیات من القرآن، ولا بأس بمسها بالکم بلا خلاف" ترجمہ: دینی کتب پڑھنے، پڑھانے والوں کے لیے (تفسیر و فقہ و حدیث کی اسلامی کتب کو (ناپاکی کی حالت میں) آستین کے ساتھ چھونا، جائز ہے، کیونکہ اس میں شرعاً ضرورت متحقق ہے، (علامہ

عینی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں) اور اکثر مشائخ کا یہی قول ہے اور ذخیرہ میں ہے کہ جنبی اور حیض و نفاس والی کو فقہ و تفسیر وحدیث کی کتب (بلا حائل) چھونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آیاتِ قرآنیہ سے خالی نہیں ہوتیں اور ان کو آستین (وغیرہ) کے ساتھ چھونے میں بلا اختلاف کوئی حرج نہیں۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، فروع فیما یکرہ للحائض، جلد1، صفحہ652، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:” (جنبی اور حیض و نفاس والی عورت) ان سب کو فقہ و تفسیر وحدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو، تو حَرَج نہیں مگر مَوْضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔“

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ327، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور مَوْضَعِ آیت کو چھونا، ناجائز ہونے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:” إن کتب التفسیر لا یجوز مس موضع القرآن منھا“ ترجمہ: کتبِ تفاسیر میں جس جگہ آیتِ قرآنی لکھی ہو، اُسے چھونا، جائز نہیں۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ353، مطبوعہ کوئٹہ)

اور جس جگہ آیت لکھی ہو، اُس کے بالمقابل پشت سے بھی چھونا، ناجائز ہونے کے متعلق سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:” کتاب یا اخبار جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اُس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا، جائز نہیں، اُسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے، خواہ اس کی پشت پر، دونوں ناجائز ہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ366، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

03جمادی الاولیٰ1443ھ/08دسمبر2021ء

المفتی دار الافتاء اہلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے